

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطْئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيلاً إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ [سورة التوبة : 120 . 122]

ترجمہ : مدینے کے باشندوں اور گرد و نواح کے بدویوں کو یہ ہرگز زیانہ تھا کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر گھر بیٹھ رہتے اور اس کی طرف سے بے پروا ہو کر اپنے اپنے نفس کی فکر میں لگ جاتے۔ اس لیے کہ ایسا کبھی نہ ہوگا کہ اللہ کی راہ میں بھوک پیاس اور جسمانی مشقت کی کوئی تکلیف وہ جھلیں، اور منکرین حق کو جو راہ ناگوار ہے اُس پر کوئی قدم وہ اٹھائیں، اور کسی دشمن سے (عداوت حق کا) کوئی انتقام وہ لیں، اور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک عمل صالح نہ لکھا جائے۔ یقیناً اللہ کے ہاں محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کبھی نہ ہوگا کہ وہ (راہ خدا میں) تھوڑا یا بہت کوئی خرچ اٹھائیں اور (سعی و جہاد میں) کوئی وادی وہ پار کریں اور ان کے حق میں اسے لکھ نہ لیا جائے تاکہ اللہ ان کے اس اچھے کارنامے کا صلہ انہیں عطا کرے۔ اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے، مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے۔

نبی عن المنکر ایک فریضہ

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "مَثَلُ الْمُدَّهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَادُّوْا بِهِ فَأَخَذَ قَاسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ؟ قَالَ تَأْذِيْتُمْ بِي وَلَا بُدْ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَتَجَوَّهَ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ" [بخاری]

ترجمہ : نعمان بن بشر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص جو اللہ کے احکام توڑتا ہے اور وہ جو اللہ کے احکام کو توڑتے ہوئے دیکھتا ہے مگر اسے ٹوکتا نہیں، اس کے ساتھ رواداری برتا ہے، ان دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کچھ لوگوں نے ایک کشتی لی اور

قرعہ ڈالا، اس کشتی میں مختلف درجے ہیں، اوپر نیچے۔ چند آدمی اوپر کے؟ حصے میں بیٹھے اور چند نیچے حصے میں، تو جو لوگ نیچے حصہ میں بیٹھے تھے، وہ پانی کے لئے اوپر والوں کے پاس سے گذرتے تاکہ سمندر سے پانی بھریں تو اوپر والوں کو تکلیف ہوتی، آخر کار نیچے کے لوگوں نے کلبھاڑی لی اور کشتی کے پیندے کو پھاڑنے لگے اوپر کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں پانی ضرورت ہے اور سمندر سے پانی اوپر جا کر ہی بھرا جاسکتا ہے اور تم ہمارے آنے جانے سے تکلیف محسوس کرتے ہو تو اب کشتی کے تختوں کو توڑا اب سمندر سے پانی حاصل کریں گے۔“ نبی کریم ﷺ نے مثال بیان کر کے فرمایا: ”اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیتے اور سوراخ کرنے سے روک دیتے ہیں تو انہیں بھی ڈوبنے سے بچالیں گے اور اپنے کو بھی بچالیں گے، اور اگر ان کی اس حرکت سے نہیں روکتے اور چشم پوشی اختیار کرتے ہیں تو انہیں بھی ڈوبیں گے اور خود بھی ڈوبیں گے۔“

پڑوسی کو دین کی تعلیم دینا

”حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَتْنِي عَلَى طَوَائِفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ ”مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يُفْقَهُونَ حِجْرَانَهُمْ وَلَا يَعْلَمُونَ نَهُمْ وَلَا يَعْظُونَ نَهُمْ؟ وَلِلَّهِ لِيَعْلَمَنَّ قَوْمٌ حِجْرَانَهُمْ وَيَفْقَهُوهُمْ وَيَأْمُرُوهُمْ وَيَنْهَوْنَهُمْ وَلِيَتَعْلَمَنَّ قَوْمٌ مِّنْ حِجْرَانَهُمْ وَيَفْقَهُوهُمْ وَيَتَعْظُونَ؟ أَوَلَا عَاجِلُنَهُمُ الْعُقُوبَةُ ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالَ : قَوْمٌ مِّنْ مَنْ تَرَدُّنَا عَنْهُ بَهْلُؤَاءِ؟ قَالُوا الْأَشْعَرِيِّينَ، هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ وَلَهُمْ حِجْرَانٌ جُفَاءً مِّنْ أَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْأَعْرَبِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الْأَشْعَرِيِّينَ“ فَاتَوَارَسُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا، يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخَيْرٍ وَذَكَرْتَنَا بِشَرٍّ فَمَا بَالُنَا، فَقَالَ : ”لِيَعْلَمَنَّ قَوْمٌ حِجْرَانَهُمْ وَلِيَعْظَنَهُمْ وَلِيَأْمُرُوهُمْ وَلِيَنْهَوْنَهُمْ وَلِيَتَعْلَمَنَّ قَوْمٌ مِّنْ حِجْرَانَهُمْ وَيَتَفَقَّهُنَّ أَوَلَا عَاجِلُنَهُمُ الْعُقُوبَةُ فِي الدُّنْيَا“ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَنْفَطُنْ غَيْرَنَا؟ فَأَعَادَ قَوْلَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا دُوا قَوْلَهُمْ أَنْفَطُنْ غَيْرَنَا؟ فَقَالَ : ”ذَاكَ أَيُّضًا.“ فَقَالُوا ! أَمَهْلِنَا سَنَةً فَاْمَهْلَهُمْ سَنَةً لِّيَفْقَهُوهُمْ وَيَعْظُوهُمْ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ۔ ”لِّعَنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ“ [المائدہ آیت ۸۷] طبرانی

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں کچھ مسلمانوں کی تعریف فرمائی۔ پھر فرمایا ”کیوں ایسا ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں دینی سمجھ پیدا نہیں کرتے اور انہیں تعلیم نہیں دیتے اور دین نہ جاننے کے عبرت ناک نتائج انہیں نہیں بتاتے اور انہیں برے کاموں سے نہیں روکتے؟ اور کیوں ایسا ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین نہیں سیکھتے اور دینی سمجھ نہیں پیدا کرتے اور دین نہ جاننے کے عبرت ناک نتائج انہیں معلوم کرتے؟ اللہ کی قسم! لوگ اپنے پڑوسیوں کو لازماً تعلیم دیں، ان کے اندر دینی سمجھ پیدا کریں، انہیں نصیحت کریں۔ ان کو اچھی باتیں بتائیں اور ان کو بری باتوں سے روکیں۔ نیز لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھنا ہوگا دین کی سمجھ پیدا کرنی

ہم دین کا کام کیوں کریں؟

فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝ [سورة هود 116-117]

ترجمہ: پھر کیوں نہ ان قوموں میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں ایسے اہل خیر موجود رہے جو لوگوں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت کم، جن کو ہم نے ان قوموں میں سے بچالیا، ورنہ ظالم لوگ تو انہیں مڑوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان جن کے سامان انہیں فراوانی کے ساتھ دیے گئے تھے اور وہ مجرم بن کر رہے۔ تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے حالانکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

[سورة التوبه: 71]

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانہ ہے۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ [سورة التوبه: 24]

ترجمہ: اے نبی! کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہاری بیویاں، اور تمہارے عزیز واقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور تمہارے وہ کاروبار، جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے، اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے، اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔

ہوگی اور ان کے وعظ و نصیحت کو قبول کرنا ہوگا۔ ورنہ میں انہیں بہت جلد سزا دوں گا۔“ پھر آپ منبر سے اتر آئے اور تقریر ختم کر دی۔ سامعین میں سے کچھ لوگوں نے کہا ”یہ کون لوگ تھے جن کے بارے میں آپ نے تقریر فرمائی۔“

دوسرے لوگ نے بتایا کہ آپ ﷺ کا روئے سخن قبیلہ اشعر کے لوگوں کی طرف تھا یہ لوگ دین کی سمجھ رکھتے ہیں اور ان کے پڑوس میں چشموں پر رہنے والے دیہاتی اجدل لوگ ہیں جب اس تقریر کی خبر اشعر کے لوگوں کو پہنچی تو نبی کریم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے کہا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ! نے اپنی تقریر میں کچھ لوگوں کی تعریف فرمائی۔ اور ہمارے اوپر غصہ فرمایا تو ہم سے کیا قصور سرزد ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اپنے پڑوسیوں کو لازماً تعلیم دیں، انہیں وعظ و نصیحت کریں، اچھی باتوں کی تلقین کریں اور بری باتوں۔ اسی طرح لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھنا ہوگا۔ وعظ و نصیحت قبول کرنا ہوگا اور اپنے اندر دینی سمجھ پیدا کرنی ہوگی۔ ورنہ میں ان لوگوں کو بہت جلد دنیا میں سزا دوں گا۔ تو اشعرین نے کہا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم دوسروں میں سمجھ بوجھ پیدا کریں (یعنی کیا تعلیم و تبلیغ بھی ہماری ذمہ داری ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔“ تو ان حضرات نے کہا کہ ہم کو ایک سال کی مہلت دیجئے چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں ایک سال کی مہلت دے دی جس میں وہ اپنے پڑوسیوں کے اندر دینی سمجھ پیدا کریں گے اور احکام بتائیں گے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ... المائدة 87“ جس کا ترجمہ ہے ”بنی اسرائیل کے کفر کرنے والوں پر لعنت کی گئی“ داؤد کی زبان سے اور عیسیٰ کی زبان سے اور یہ لعنت اس لئے کی گئی کہ انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی اور برابر اللہ کے احکام کو توڑتے چلے گئے یہ آپس میں ایک دوسرے کو بری باتوں سے نہیں روکتے تھے، بلاشبہ ان کی یہ حرکت بہت بری تھی۔



کیسٹس اور سی ڈیز حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کیجئے۔

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد پاکستان فون: +92-51-4866130-1 +92-51-4866125-9
کراچی: 30-اے سندھی مسلم آؤپر ایٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی پاکستان فون: +92-21-34528547 +92-21-34313273-4



08010027

www.alhudapk.com
www.farhathashmi.com

پبلی کیشنز
AL HUDAPUBLICATIONS